ماہنامہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر (انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 23 شمارہ نمبر 05۔ ماہ ہجرت 1397 ہجری شمسی بمطابق مئی 2018ء

قرآن کریم

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (النور:56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ (ترجمہ از۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیثِ مبارکہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

’’تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا۔ اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دور ختم ہوگا۔ تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اسکے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اور یہ فرما کر آپ خاموش ہوگئے۔‘‘

(مشکوۃ المصابیح،باب الانذار و التحذیر)

حضرت مسیح موعود علیه الصلوۃو السلام

’’پس یہ حقیر خیال خدا تعالیٰ کی نسبت تجویز کرنا کہ اس کو صرف اس امت کے تیس برس کا ہی فکر تھا اور پھر ان کو ہمیشہ کے لئے ضلالت میں چھوڑ دیا اور وہ نور جو قدیم سے انبیاء سابقین کی امت میں خلافت کے آئینہ میں وہ دکھلاتا رہا اس امت کے لئے دکھلانا اس کو منظور نہ ہوا۔ کیا عقل سلیم خدائے رحیم وکریم کی نسبت ان باتوں کو تجویز کرے گی ہرگز نہیں اور پھر یہ آیت خلافت ائمہ پر گواہ ناطق ہے۔ وَلَقَدۡ کَتَبۡنَا فِی الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّکۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ یَرِثُہَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوۡنَ (الانبیاء:١٠٦) کیونکہ یہ آیت صاف صاف پکار رہی ہے کہ اسلامی خلافت دائمی ہے اس لئے کہ یَرِثُہَا کا لفظ دوام کو چاہتا ہے۔ وجہ یہ کہ اگر آخری نوبت فاسقوں کی ہو تو زمین کے وارث وہی قرار پائیں گے نہ کہ صالح اور سب کا وارث وہی ہوتا ہے جو سب کے بعد ہو۔

پھر اس پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ جس حالت میں خدا تعالیٰ نے ایک مثال کے طور پر سمجھا دیا تھا کہ میں اسی طور پر اس امت میں خلیفے پیدا کرتا رہوں گا جیسے موسیٰ کے بعد خلیفے پیدا کئے تو دیکھنا چاہیئے تھا کہ موسیٰ کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا۔ کیا اس نے صرف تیس برس تک خلیفے بھیجے یا چودہ سو برس تک اس سلسلہ کو لمبا کیا۔ پھر جس حالت میں خدا تعالیٰ کا فضل ہمارے نبی ﷺ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہیں زیادہ تھا چنانچہ اس نے خود فرمایا وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا (النساء:١١٤) اور ایسا ہی اس امت کی نسبت فرمایا کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ (آل عمران:١١١) تو پھر کیونکر ہوسکتا تھا کہ حضرت موسیٰ کے خلیفوں کا چودہ سو برس تک سلسلہ ممتد ہو اور اس جگہ صرف تیس برس تک خلافت کا خاتمہ ہو جاوے اور نیز جب کہ یہ امت خلافت کے انوار روحانی سے ہمشیہ کے لئے خالی ہے تو پھر آیت اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ کے کیا معنی ہیں کوئی بیان تو کرے۔ مثل مشہور ہے کہ او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔ جب کہ اس امت کو ہمیشہ کے لئے اندھا رکھنا ہی منظور ہے اور اس مذہب کو مردہ رکھنا ہی مدنظر ہے تو پھر یہ کہنا کہ تم سب سے بہتر ہو اور لوگوں کی بھلائی اور رہنمائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو کیا معنی رکھتا ہے۔ کیا اندھا اندھے کو راہ دکھا سکتا ہے سوائے لوگو جو مسلمان کہلاتے ہو برائے خدا سوچو کہ اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ ہمیشہ قیامت تک تم میں روحانی زندگی اور باطنی بینائی رہے گی اور غیر مذہب والے تم سے روشنی حاصل کریں گے اور یہ روحانی زندگی اور باطنی بینائی جو غیر مذہب والوں کو حق کی دعوت کرنے کے لئے اپنے اندر لیاقت رکھتی ہے یہی وہ چیز ہے جس کو دوسرے لفظوں میں خلافت کہتے ہیں پھر کیونکر کہتے ہو کہ خلافت صرف تیس برس تک ہو کر پھر زاویہ عدم میں مخفی ہوگئی۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ. اِتَّقُوا اللّٰہَ. اِتَّقُوا اللّٰہَ.‘‘

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد6 صفحہ:355,354)

مشعل راہ

قدرتِ ثانیہ یا خلافت کا نظام اب انشاءاللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے۔

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آیت استخلاف کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

یعنی خلافت قائم رکھنے کا وعدہ ان لوگوں سے ہے جو مضبوط ایمان والے ہوں اور نیک اعمال کر رہے ہوں۔ جب ایسے معیار مومن قائم کر رہے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق خلافت کا نظام جاری رکھے گا۔ نبی کی وفات کے بعد خلیفہ اور ہر خلیفہ کی وفات کے بعد آئندہ خلیفہ کے ذریعہ سے یہ خوف کی حالت امن میں بدلتی چلی جائے گی۔ اور یہی ہم گزشتہ 100 سال سے دیکھتے آ رہے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہوں اور دنیا کے لہو ولعب ان کو متاثر کر کے شرک میں مبتلا نہ کر رہے ہوں۔ اگر انہوں نے ناشکری کی، عبادتوں سے غافل ہوگئے، دنیا داری ان کی نظر میں اللہ تعالیٰ کے احکامات سے زیادہ محبوب ہوگئی تو پھر اس نافرمانی کی وجہ سے وہ اس انعام سے محروم ہو جائیں گے۔ پس فکر کرنی چاہئے تو ان لوگوں کو جو خلافت کے انعام کی اہمیت نہیں سمجھتے۔ یہ خلیفہ نہیں ہے جو خلافت کے مقام سے گرایا جائے گا بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو خلافت کے مقام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے فاسقوں میں شمار ہوں گے۔ تباہ وہ لوگ ہوں گے جو خلیفہ یا خلافت کے مقام کو نہیں سمجھتے، ہنسی ٹھٹھا کرنے والے ہیں۔ پس یہ وارننگ ہے، تنبیہ ہے ان کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یا وارننگ ہے ان کمزور احمدیوں کو جو خلافت کے قیام و استحکام کے حق میں دعائیں کرنے کی بجائے اس تلاش میں رہتے ہیں کہ کہاں سے کوئی اعتراض تلاش کیا جائے۔۔۔

آنحضرت ﷺ نے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد سلسلہ خلافت کو ہمیشہ کے لئے قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔۔۔ کہ خلافت جماعت احمدیہ میں ہمیشہ قائم رہنی ہے۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذاء رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہوگئے۔ (مشکوٰۃ۔ باب الانذار والتحذیر)

اور یہ جو دوبارہ قائم ہونی تھی یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی قائم ہونی تھی۔ پس یہ خاموش ہونا بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جو سلسلہ خلافت شروع ہونا ہے یا ہونا تھا۔ یہ دائمی ہے۔ اور یہ الٰہی تقدیر ہے۔ اور الٰہی تقدیر کو بدلنے پر کوئی فتنہ پرداز بلکہ کوئی شخص بھی قدرت نہیں رکھتا۔

یہ قدرت ثانیہ یا خلافت کا نظام اب انشاءاللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے۔ اور اس کا آنحضرت ﷺ کے خلفاء کے زمانہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اگر یہ مطلب لیا جائے کہ وہ تیس سال تھی تو وہ تیس سالہ دور آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق تھا۔ اور یہ دائمی دور بھی آپ ﷺ ہی کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ قیامت کے وقت تک کیا ہونا ہے یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن یہ بتا دوں یہ دور خلافت آپ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلے جانا ہے، انشاءاللہ تعالیٰ، بشرطیکہ آپ میں نیکی اور تقویٰ قائم رہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 10 جون تا 16 جون 2005۔ صفحہ 5 تا 6)

مارچ، اپریل

تبلیغی رپورٹ

عریبک ڈیسک جماعت جرمنی

مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب، مربی سلسلہ۔ انچارج عریبک ڈیسک جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

☆ مورخہ 23 مارچ بروز جمعة المبارک Kassel میں عرب تبلیغی میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں 8 مہمان، 3 نومبائعین اور 7 عرب احمدیوں نے شرکت کی۔ میٹنگ کا دورانیہ تقریباً اڑھائی گھنٹے تھا۔ اس میٹنگ میں اکثر زیرِ تبلیغ مہمانوں نے شرکت کی۔ مہمانوں کی طرف سے صداقت حضرت مسیح موعودؑ، دجال اور وفات مسیحؑ کے متعلق سوالات پوچھے گئے۔ ان میں سے بعض مہمانوں سے بذریعہ فون اب بھی رابطہ ہے اور جماعت کے متعلق پوچھتے رہتے ہیں۔ پروگرام کے آخر پر مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔

☆ مورخہ 14 اپریل بروز ہفتہ Dortmund میں عرب تبلیغی میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں سات مہمان اور 8 نومبائعین نے شرکت کی۔ میٹنگ کا دورانیہ تقریباً تین گھنٹے تھا۔ اللہ تعالی کے فضل سے جماعت کا تفصیل سے تعارف پیش کرنے کا موقع ملا۔ مہمانوں کی طرف سے جماعتی عقائد کے متعلق کافی سوالات پوچھے گئے۔ نومبائعین سے علیحدہ میٹنگ بھی ہوئی۔ جس میں نظام جماعت اور خلیفہ وقت کے ساتھ ذاتی تعلق کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نیز مقامی جماعت سے مستقل رابطہ، چندوں میں شمولیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے اور نئے مستقل بنیادوں پر رابطے بنانے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

☆ مورخہ 28 اپریل بروز ہفتہ جامعہ احمدیہ میں عریبک ڈیسک کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں ممبران ڈیسک کے علاوہ مکرم حافظ فرید احمد صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ اور مکرم محمود ناصر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تبلیغ نے بھی شرکت کی۔ ہر ممبر کے مفوضہ کاموں کا تفصیلاً جائزہ لیا گیا اور تبلیغ کے لئے رابطے تیز کرنے کی طرف خصوصاً توجہ دلائی گئی۔ اسی طرح جلسہ سالانہ پر زیرِ تبلیغ عرب مہمانوں کو لانے کا پروگرام مرتب کیا گیا اور زیادہ سے زیادہ عرب احمدیوں کی جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی دینے کی ترغیب دلائی گئی۔

☆ مورخہ 29 اپریل بروز اتوار Würzburg میں ایک عرب زیرِ تبلیغ فیملی (سات اُفراد) سے ملنے کا موقع ملا۔ قریباً دو گھنٹے بات چیت جاری رہی۔ اللہ تعالی کے فضل سے جماعت کے بہت قریب ہیں۔ اور تقریباً تمام جماعتی دلائل اور عقائد کو تسلیم کرتے ہیں۔ جماعتی کتب بھی مہیا کی گئیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہونے کی وفیق دے۔

☆ فعال داعین اِلی اللہ مکرم محمد الکیال صاحب، مکرم عماد رسلان صاحب، مکرم امجد الحوارنی صاحب اور مکرم آزاد علی کرد صاحب گزشتہ دو ماہ میں 06 تبلیغی میٹنگز میں شامل ہوئے۔ جن میں تقریباً 25 عرب مہمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔ اللہ تعالی کے فضل سے تمام احباب جذبے سے جماعتی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ہر ویکنڈ تبلیغ کے لئے وقت دیتے ہیں اور با قاعدگی سے جماعتی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

☆ ماہ مارچ و اپریل میں محض اللہ تعالی کے فضل سے 02 افراد نے بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ دونوں نوجوان تقریباً ایک سال سے زیرِ تبلیغ تھے اور جلسہ سالانہ جرمنی میں بھی شرکت کر چکے ہیں۔

☆ کل 09 عرب تبلیغی میٹنگز ہوئیں۔ 48 عربوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

☆ 27 عرب نومبائعین سے ذاتی طور پر ملنے اور 55 سے زائد احمدی احباب سے بذریعہ فون رابطہ ہوا۔

☆ 38 نئے عربوں سے تبلیغی رابطے ہوئے۔

☆ مختلف شہروں میں جماعت کی طرف سے منعقد ہونے والی نمائشوں میں سات عرب احمدیوں کو ڈیوٹی دینے کی توفیق ملی۔ اور دوران نمائش تقریباً 50 عربوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

☆ 30 سے زائد عربوں کی مختلف معاملات ٹرانسلیشن، گھروں کی تلاش، ٹرانسپورٹیشن وغیرہ میں مدد کرنے کی توفیق ملی.

☆☆☆☆☆

بیعت کی غرض اور فوائد، اور اسکی شرائط

(حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:۔

’’ہماری جماعت کے لوگ سوچیں اور غور کریں کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے آگے اپنی جان اور مال کے بیچنے کا ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دوسری دفعہ حضرت خلیفہ اوّل کے ذریعہ اور تیسری دفعہ میرے ذریعہ اقرار کیا ہے۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے حضرت خلیفہ اول اور میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور بعضوں نے صرف میرے ہی ہاتھ پر۔ بیعت کے معنی ہیں بیچنے کے اور یہ سب لوگ اس بات پر خوش ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سلسہ میں داخل ہوگئے۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ ان کے خوش ہونے کی کیا وجہ ہے۔ کیا یہ نہیں کہ جس طرح ایک تاجر پندرہ روپیہ کی چیز خرید لاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اب میں اس کو بیس روپیہ پر بیچوں گا اس لئے وہ خوش ہوتا ہے۔ اسی طرح تم بھی خوش ہو کہ تم نے خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک عمدہ سودا کیا ہے اور اس کے بدلہ میں تمہیں بڑے بڑے انعام ملیں گے۔ لیکن ذرا غور تو کرو کہ جن چیزوں کا تم نے خدا تعالیٰ سے سودا کیا ہے ان کو اگر تم باوجود خدا تعالیٰ کے طلب کرنے کے اس کی راہ میں خرچ کرنے کے بغیر اپنے مصرف میں لے آئے۔ تو پھر تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کی قیمت کیونکر ملے گی۔ تم نے اپنے مال اور اپنی جانیں خدا تعالیٰ کے لئے بیع کر دی ہوئی ہیں۔ لیکن جب ان میں سے کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے تمہیں کہا جاتا ہے اور تم نہیں کرتے تو بتلاؤ کہ تم نے اس بیع کو عملاً فسخ کر دیا یا نہیں اور جب بیع فسخ ہوگئی تو پھر خریدار تم کو ان کی قیمت کیوں دے گا۔ ہرگز نہیں دے گا۔ پس اس بات پر خوشی کرنا بے فائدہ اور لغو ہے کہ ہم نے خدا سے بیع کی ہوئی ہے۔ اگر ہماری جماعت کے لوگ اس بات پر خوش ہیں کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور اپنی جان اور مال کو بیچ دیا ہے اور وہ امید رکھتے ہیں کہ اس کے بدلہ میں انہیں جنت حاصل ہوگی تو وہ سوچیں کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہے کہ اپنے مال اور جان کا کچھ حصہ میرے لئے میری راہ میں خرچ کرو تو وہ کیوں بڑی خوشی سے اس آواز کا جواب نہیں دیتے۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ان میں سے کوئی خدا تعالیٰ کی آواز پر اپنے مال اور جان میں سے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا تو اس کی بیع فسخ ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر خرچ کرتا ہے تو پھر جس قدر بھی خوش ہو تھوڑا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرما ہے کہ ایسا کرنے والوں کو میں بہت بڑے انعام دیتا ہوں۔ پس جب خدا تعالیٰ اس کے بدلہ میں بڑا انعام دینے کا وعدہ کرتا ہے تو وہ بہت ہی بڑا ہوگا کیونکہ جس چیز کو بڑے بڑا کہیں وہ بہت ہی بڑی ہوتی ہے۔ مثلاً کسی کو ایک بڑا امیر کہے کہ میں تمہیں بڑا انعام دوں گا تو یہ نہ ہوگا کہ وہ کوئی پانچ دس روپے انعام دے گا بلکہ بہت بڑی رقم دے گا۔ لیکن اگر کوئی غریب بڑے انعام کے دینے کا وعدہ کرے تو اس کا ایک روپیہ دینا بھی بڑا انعام سمجھا جائے گا تو چونکہ خدا تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ اس لئے جسے وہ بڑا فرماتا ہے اس کی بڑائی کو انسان سمجھ بھی نہیں سکتا۔ چنانچہ اللہ خود فرماتا ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ مجھے خدا کی طرف سے یہ انعام ملے گا۔ لیکن کوئی جان اس کو نہیں جان سکتی۔ جو خدا تعالیٰ نے انسان کے دینے کے لئے اس کی نظر سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ بھی نہیں جانتے تھے کہ آپ کو کیا اور کس قدر بڑا انعام ملے گا۔ پس خدا تعالیٰ کے انعام کا کوئی بڑے سے بڑا انسان بھی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ جب یہ صورت ہے تو جس انسان نے خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنی جان اور مال کا سودا کیا ہے۔ وہ جس قدر بھی خوشی کا اظہار کرے تھوڑا ہے اور جس قدر بھی اپنی حالت پر خوش ہو کم ہے مگر جس نے خدا تعالیٰ کے ساتھ عملاً بیع نہیں کی۔ اس کے لئے خوشی اور شادمانی کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اس کو تو افسوس اور ماتم کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو انعام حاصل کرنے کے لئے موقعہ دیا تھا لیکن اس نے کچھ نہ حاصل کیا۔

پس جو لوگ بیعت کا مفہوم اور مطلب سمجھتے ہیں۔ ان کو میں سناتا ہوں۔ مگر اس لئے نہیں کہ وہ سن کر کہہ دیں کہ بڑا مزیدار لیکچر تھا بلکہ اس لئے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں اور عملی طور پر ثابت کر دیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور انہوں نے اپنی جان اور مال کو بیچ دیا ہوا ہے۔ اگر وہ میری باتوں کو سن کر ان پر عمل کریں گے۔ تو بڑے بڑے انعامات پائیں گے اور اگر نہیں کریں گے تو انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ ان باتوں کے سننے میں انہوں نے جو وقت صرف کیا ہوگا۔ وہ ضائع کیا ہوگا۔ پس میں جو کچھ کہتا ہوں اس کو گوشِ ہوش سے سنو اور میں صرف تمہیں ہی نہیں بلکہ اپنے نفس کو بھی کہتا ہوں۔ اگر تم نے خدا تعالیٰ سے سودا کیا ہوا ہے اور اپنی جان اور مال کو خدا کے لئے دینے کو ہر وقت تیار ہو اور اس کے بدلہ میں ہلاک کرنے والے عذاب سے بچنا اور جنت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اول ایمان کی درستی کرو۔ دوم اعمال کو درست بناؤ۔ سوم دوسروں کو حق اور صداقت پہنچاؤ۔ اگر کوئی یہ باتیں نہیں کرتا۔ تو اس کا کوئی حق نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کے انعامات کی امید رکھے۔ پس اے دوستو! سنو اور بڑے غور سے سنو کہ زمانہ گزرتا جاتا ہے اور موت قریب آرہی ہے۔ ہم آج کی صبح کے وقت موت کے قریب تھے اب اس سے زیادہ قریب ہوگئے ہیں۔ اور جس وقت یہ لیکچر ختم ہوگا۔ اس وقت اور بھی زیادہ قریب ہو جائیں گے۔ موت اس شیر کی طرح ہے جو ہماری طرف منہ کھولے بھاگتا چلا آرہا ہو۔ وہ ہر گھڑی اور ہر لحظہ ہمارے قریب اور نزدیک ہورہی ہے۔ اس لئے ہمیں فرصت تھوڑی اور کام بہت ہے اور ہم نہیں جانتے کہ اس لیکچر کے ختم ہونے تک کون زندہ رہے گا اور کس کو موت آدبائے گی۔ حتیٰ کہ ہم تو یہ بھی نہیں جانتے کہ یہ سانس جو اس وقت آیا ہے اس کے بعد بھی کوئی آئے گا یا نہیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے اور اس میں ایک سیکنڈ کی بھی دیر نہیں کرنی چاہئے کہ ہم اس بات کا عہد اور پختہ عہد کرلیں کہ ہم اپنی جان اور مال خدا کی راہ میں دینے کو ہر وقت تیار ہیں۔ تاکہ اگر اس وقت جان نکل جائے۔ تو ہم کہہ سکیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کیساتھ سچی اور پکی بیع کی تھی اور اس پر شرح صدر سے قائم تھے۔ پس اپنے دلوں میں تبدیلی کرو اور فوراً کرو تاکہ خدا تعالیٰ کے حضور انعام پانے کے مستحق ٹھہر سکو۔ ورنہ صرف منہ سے کہہ دینے سے کہ ہم احمدی ہوگئے ہیں کچھ نہیں ملے گا۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَ ہُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ (العنکبوت:۳) کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ ایمان لانے کا صرف زبانی اقرار کر لینے سے وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور خدا ان کی آزمائش نہیں کرے گا۔ یہ درست نہیں ہے خدا ضرور ان کی آزمائش کرے گا۔

نــاس میں تمام انسان شامل ہیں۔ اس لئے وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ صرف زبانی اقرار کر لینا اور عمل کر کے نہ دکھانا کافی ہے وہ سوچیں کہ کیا وہ آدمی ہیں یا نہیں۔ اگر آدمی ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم کسی آدمی کو بھی بغیر آزمائش کے نہیں چھوڑتے اس لئے ان کی بھی ضرور آزمائش ہوگی۔ پس تم لوگ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ خدا تعالیٰ کے احکام کو قبول کرو اور ان پر عمل کر کے دکھاؤ اسی میں تمہاری کامیابی اور اسی میں تمہاری ترقی ہے۔ اس کے متعلق بجائے اس کے کہ میں کچھ بیان کروں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی حکم تمہیں سنائے دیتا ہوں۔ جس سے تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ جس بیع کا تم کو دعویٰ ہے وہ کس طرح پوری ہوسکتی ہے اور اس کے متعلق کیا شرائط ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

’’واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا (بہت لوگ کہتے ہیں کہ روپیہ پاس ہو تو قادیان میں مکان بنائیں میں کہتا ہوں۔ وہ گھر بیٹھے ہی قادیان میں مکان بنا سکتے ہیں وہاں ہی رہتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں رہ سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں) اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں (یہ عقیدہ بتایا) کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا وہ دکھ اُٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے (یعنی رحمٰن سے رحیم بن جاتا ہے) اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیرّ اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلّی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اُسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ (یعنی معمولی تبدیلی نہیں بلکہ ایسی کہ انسان خود بھی حیران ہو جائے کہ میں پہلے کیا تھا اور اب کیا بن گیا ہوں) خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اُس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اُس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ (بعض لوگ یہاں بیعت کا کارڈ لکھ دینا کافی سمجھتے ہیں اور اپنے اندر

Vol. 23 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 05

Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652,Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

تبدیلی نہیں پیدا کرتے۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس طرح کرنے سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بیعت دراصل وہی ہے کہ جس کے کرنے سے آسمان پر نام لکھا جائے) رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اُس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے (یعنی یہ نہیں ہونا چاہئے کہ جب کوئی انعام اور ترقی ہوئی۔ تو سبحان اللہ کہنے لگ گئے اور جب کوئی ابتلاء یا تکلیف ہوئی۔ تو ناشکری کرنے لگ گئے) تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء وقدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے (بعض لوگوں کو جب کوئی ابتلاء آتا ہے۔ تو وہ احمدیت کو خیر باد کہہ دیتے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ ابتلاء ان کی ترقی کے لئے آتے ہیں) اور اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی (میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے لوگوں میں بعض اوقات ذرا ذرا سی بات پر رنجش ہو جاتی ہے) تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا خائن اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کیلئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اُس کے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک طاعون بھی ہے سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر اُن پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا اگر کوئی طاقت رکھے تو توکّل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبیؐ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اُس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ موسیٰؑ نے وہ متاع پائی جس کو قرون اُولیٰ کھو چکے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائی جس کو موسیٰؑ کا سلسلہ کھو چکا تھا اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھ کر مثیل موسیٰؐ موسیٰؑ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریمؑ ابن مریمؑ سے بڑھ کر۔ اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہویں صدی میں ظاہر ہوا جیسا کہ مسیحؑ ابن مریم موسیٰؑ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔ بلکہ وہ ایسے وقت میں آیا جب کہ مسلمانوں کا وہی حال تھا جیسا کہ مسیحؑ ابن مریم کے ظہور کے وقت یہودیوں کا حال تھا سو وہ میں ہی ہوں۔" (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 10 تا 14)

یہ ہے وہ تعلیم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو دی ہے۔ پس اگر آپ لوگ خدا تعالیٰ کے انعامات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس پر عمل کریں۔ اور میں خاص طور پر نصیحت کرتا ہوں کہ آپ لوگ ضرور اس پر عمل کریں۔ قرآن کریم کو پڑھیں اور اس کے احکام کو مانیں۔ یہ جھگڑے جو ہم میں پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ عارضی ہیں ان کے جلد سے جلد دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور تمام دنیا میں حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کو پہنچا دیں۔ مگر اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھیں کہ اگر آپ لوگوں نے خود اس پر عمل نہ کیا تو خواہ تمہارے ذریعے ہزاروں اور لاکھوں اس پر عمل کر کے جنت میں پہنچ جاویں۔ تمہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ پس جو تم نے بیعت کرتے وقت اقرار کیا ہے اس کو عملی طور پر پورا کر کے دکھا دو۔ تاکہ خدا تعالیٰ بھی تم پر وہ انعامات نازل کرے جن کا اس نے تم سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ امت محمدیہ کے لئے باعث فضیلت یہی بات ہے کہ وہ دوسروں کی اصلاح کرے۔ پس تم لوگ اس فضیلت کو حاصل کرو۔ اور ایمان اور عقائد کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے جو تعلیم دی ہے اسے پیش نظر رکھو۔ قرآن کریم اور حدیث میں ایمان اور عقائد کے متعلق سب باتیں موجود ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے پہلے ان میں بہت سے غلط باتیں مل گئی تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ان کو دور کر کے اصل تعلیم آپ لوگوں کے سامنے رکھ دی ہے۔ پس تمہیں چاہئے کہ کوئی صبح تم پر ایسی نہ چڑھے اور کوئی شام تم پر ایسی نہ گزرے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم تمہارے پیش نظر نہ ہو۔"

(انوار العلوم جلد 3 صفحہ 441 تا 450)